جلسہ سالانہ آیا اور گزر گیا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار برکتوں سے نوازا

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹؍دسمبر ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ۔ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ فاتحہ کے حسب ذیل الفاظ و آیت دوبارہ پڑھی:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

پھر حضور انور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی تعریف اور حمد کا مستحق ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنی اس جماعت کو یہ توفیق عطا کی کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اس کی خدمت میں سال کے دن رات گزار کے جلسہ سالانہ میں شمولیت بالواسطہ یا بلاواسطہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی تفسیر میں یہ مضمون بیان کیا ہے اور بڑا حسین نکتہ نکالا ہے کہ خدا کے کسی بندے کو اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہنے کا حق تبھی حاصل ہوتا ہے جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ کہنے کی اہلیت وہ اپنے اندر پیدا کرلے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کے معنی ہیں کہ اے ہمارے رب! تو نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور تو نے ہمیں روحانی قوتیں عطا کرنے کے بعد ایسی تمام مادی اشیاء بھی عطا کیں جن کی ضرورت ان قوتوں کی نشوونما کے لئے تھی اور ہم نے تیری توفیق سے تیری عطا کردہ قوتوں کو انتہائی طور پر استعمال

کر کے تیرے حضور اپنی پیشکش کی۔ جب تک ان قوتوں سے انسان فائدہ نہ اٹھائے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں، اس وقت تک وہ حقیقی معنی میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ نہیں کہہ سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سب قوتوں سے انتہائی فائدہ حاصل کر لے تب وہ کہہ سکتا ہے کہ تو نے اپنا بندہ اور عبد بننے کے لئے جو طاقتیں ہمیں دی تھی ہم نے ان کا صحیح اور انتہائی استعمال کر لیا اور چونکہ تو نے ہمارے اندر آگے ہی آگے بڑھنے کا جذبہ اور جوش پیدا کیا ہے۔اس لئے اس مقام پر ہمارے دل تسلی نہیں پکڑتے اور ہم نہیں چاہتے کہ ہم یہیں کھڑے رہیں۔ اس لئے جو قوتیں تو نے ہمیں عطا کیں ان کے مطابق ہم نے اپنی طرف سے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی، اب آگے بڑھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہماری قوت میں اضافہ ہو، اس واسطے اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہم تیری مدد مانگتے ہیں تجھ سے استعانت چاہتے ہیں کہ تو ہمیں مزید طاقت دے تا کہ تیری راہ میں ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

کئی فقیر آپ کو نظر آئیں گے یا بعض ہنگامی حالات میں ان کی یہ حالت آپ کے سامنے آئے گی کہ دس دس ہزار، بیس بیس ہزار، پچاس پچاس ہزار روپیہ ان کے پاس جمع بھی ہے اور گلیوں اور بازاروں میں اپنے دوسرے بھائیوں کے سامنے مانگنے والا ہاتھ انہوں نے آگے بھی کیا ہوا ہے اسی طرح کئی لوگ ایسے ہیں کہ جو ان کے پاس ہے اسے خرچ نہیں کرتے اور خدا کو کہتے ہیں کہ اَور دے۔ فقیر جس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اسے تو معلوم نہیں کہ اس کے گھر میں رات کی روٹی ہے یا نہیں۔ نہ اسے یہ علم ہے کہ اس کی تجوری یا تھیلی میں پانچ دس بیس پچاس لاکھ روپیہ ہے۔ جب نوٹ کینسل (Cancel) ہوئے اور کہا گیا کہ پرانے نوٹ لاؤ تو بعض ایسے فقیروں کا ذکر بھی اخباروں میں آیا (واللہ اعلم کہاں تک یہ درست ہے) جن کے پاس لاکھوں روپیہ تھا اور پھر بھی وہ بھیک مانگ رہے تھے اور دینے والا ان کو دے رہا تھا اور اس کے بھائی کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا تھا کہ بے چارا! اس کے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ پیسہ اس کے پاس نہیں کہیں رات کو بھوکا نہ سو جائے اس کو دے دو لیکن جو ہاتھ خدا تعالیٰ کے سامنے پھیلایا جاتا ہے وہ ایک ایسی ہستی کے سامنے پھیلایا جاتا ہے جس سے کوئی چیز غائب نہیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے میں نے تجھے دیا اور تو نے میری راہ میں خرچ نہیں کیا۔ اب میرے

سامنے ہاتھ کیوں پھیلا رہا ہے۔ آگے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کا مقام جو آج کے دن کا مقام ہے اسے حاصل کر۔ جو کچھ میں نے تجھے دیا قوت اور طاقت اور استعداد کے لحاظ سے، جو کچھ میں نے تجھے دیا ظاہری سامانوں کے لحاظ سے اور مادی اشیاء کے لحاظ سے، جو کچھ میں نے تجھے دیا عقل اور فراست کے لحاظ سے، جو کچھ میں نے تجھے دیا قرآن عظیم جیسی ہدایت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے لحاظ سے۔ یہ جو تجھے چیزیں ملیں پہلے ان سے انتہائی فائدہ اٹھا۔ پھر میرے پاس آ۔ میرے خزانے خالی نہیں ہیں لیکن تیری ساری قوتیں میری راہ میں خرچ ہونے کے بعد میرے سامنے تیرا دست سوال پھیلنا چاہئے۔ پھر انسان خرچ کرنے کے بعد یعنی ’’جو کچھ ہے‘‘ پورے کا پورا خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دینے کے بعد خدا سے کہتا ہے کہ جہاں تو نے مجھے اتنا کچھ دیا اور مجھے یہ توفیق بھی دی کہ میں تیری راہ میں سارا کچھ خرچ کر دوں وہاں تو نے مجھے یہ جذبہ اور جوش بھی دیا کہ میں کسی مقام سے تسلی نہ پکڑوں کیونکہ تیرے قرب کے مقامات کی کوئی انتہا نہیں۔ آگے بڑھنے کے لئے میرے رب مجھے اور دے۔

پھر جب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کے بعد مخلصانہ دعا اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی ہوتی ہے تب خدا تعالیٰ اسے اور قوت دیتا ہے اور تب خدا تعالیٰ اسے جو قوت دیتا ہے اسے لے کر وہ آگے بڑھتا ہے پھر ایک اعلیٰ مقام پر کھڑا ہوتا ہے پھر کہتا ہے اے خدا! تو نے مجھے جو طاقتیں دیں وہ تیری راہ میں خرچ ہو گئیں اب مجھے اور دے کیونکہ جو طاقتیں ملیں ان کے خرچ کرنے پر تو ایک جیسا ثواب ملتا رہے گا۔ اگر مجھے مزید ثواب ملتا ہے ’’اور‘‘ ترقی کی مزید راہیں کھلتی ہیں تو ضروری ہے کہ تو مجھے اور طاقتیں دے پھر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہتا ہے کہ اے خدا! میری مدد کو آ میں یہاں کھڑا ہو گیا ہوں جو کچھ تو نے دیا تھا وہ اب استعمال کر چکا۔ یہ سلسلہ چند گھنٹوں کا بھی ہے چند گھنٹے انسان خدا کی راہ میں کام کرتا ہے۔ پھر ہر نماز میں کہتا ہے۔ پھر ہر نماز میں کہتا ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔یعنی جو کچھ تو نے مجھے دیا میں نے وہ تیری راہ میں خرچ کر دیا۔

کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس دو گھنٹے کے وقفہ میں مثلاً جو آج کل ظہر اور عصر کے درمیان ہوتا ہے۔ اس میں خدا نے کچھ نہیں دیا کیونکہ خدا تعالیٰ کے بندے تو ہر وقت خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اس سے مزید حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ عصر کے وقت حقیقتاً (مبالغہ کے طور پر

نہیں) بندے کا اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کا مقام ظہر کے مقابلہ میں آگے ہوتا ہے اور پھر کہتا ہے اے خدا! مغرب کے وقت تک مجھے اور آگے لے جا۔ یہ حرکت روحانی جو لازمی قرار دی گئی ہے (یعنی نمازوں کی ادائیگی حرکت روحانی ہے) اس میں دو گھنٹے کا وقفہ ہے اور ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کو پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نماز میں ہمیں کہا گیا ہے کہ خدا سے یہ دعا کرو کہ جو تو نے ہمیں اس عرصے میں بھی دیا اسے بھی ہم نے تیری راہ میں خرچ کر دیا تیرا ہی عطا کردہ ابدی ترقیات کا جو جذبہ ہے اسی کی وجہ سے ہم ایک جگہ کھڑے نہیں رہ سکتے۔ پھر مغرب کی نماز میں پھر عشاء کی نماز میں (نوافل میں چھوڑ رہا ہوں) پھر صبح کی نماز میں نوافل کی توفیق ملتی ہے۔ نوافل کی توفیق مغرب اور صبح کے درمیان اس لئے ملتی ہے کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ عشاء کے وقت کہنے کے بعد اس نے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی بھی دعا کی تھی۔ تو یہ چھوٹے سے چھوٹا جو وقفہ ہمارے سامنے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے تسلسل کو قائم رکھنے اور جاری رکھنے کا آتا ہے۔ نمازوں کے درمیان ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا یہ چھوٹے سے چھوٹا وقفہ ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ خدا نے تمہارے لئے عید بنا دیا ہے یہ ایک دوسری اکائی ہے یعنی جمعہ سے جمعہ تک ہر روز لازمی طور پر پانچ دفعہ توفیق دیتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر ہفتہ پینتیس دفعہ لازمی طور پر اس نے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ بھی کہا اور اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ بھی کہا پھر جمعہ آتا ہے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہتے ہیں اور خدا سے کہتے ہیں اے خدا پچھلے جمعہ ہم نے کہا اِیَّاکَ نَعۡبُدُ اور ہم نے کہا اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ تو نے ہماری دعا کو قبول فرمایا۔ (جمعہ کی نماز ایسی ہے کہ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے) میں اس گھڑی کو لیتا ہوں۔ مَیں جماعت کی اجتماعی زندگی کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ کوئی ہم میں سے کمزور ہے، کوئی بزرگ ہے۔ اجتماعی زندگی کے لحاظ سے میں یہ لے رہا ہوں کہ جمعہ کو وہ دعا کی گھڑی آئی تو بعض احمدیوں نے اس سے فائدہ اٹھایا (جو نہیں اٹھا سکے انہیں اللہ تعالیٰ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے) اور اس گھڑی میں خدا تعالیٰ کے مومن بندے نے کہا اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ یعنی جو قوتیں اور طاقتیں تو نے دیں ان کے مطابق میں نے

تیری عبادت کی اور پرستش کی اور میں نے آگے بڑھنا ہے اس واسطے مجھے اور قوتیں عطا کر میری قوتوں میں اَور مضبوطی اور استحکام پیدا کر اور خدا نے اس گھڑی میں وہ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی دعا قبول کی اور اس کا ایک قدم اگلے جمعہ کو اَور آگے بڑھ گیا۔ پھر اگلا جمعہ آیا، پھر اگلا جمعہ، پھر اگلا جمعہ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کا انجام بخیر ہو جائے۔ یہ ایک دوسری اکائی ہے جمعہ سے جمعہ آٹھ دن اور معنی میں ثواب کی اکائی ہے۔ ہمارے لئے سارے معنی برکت کے معنی ہیں پھر اس کے بعد سال آ جاتا ہے کیونکہ جو اگلی عید ہے وہ ایک سال کے بعد آتی ہے۔ بعض عبادتوں کے لحاظ سے ایک وقت میں عید آ جاتی ہے اور دوسری عبادتوں کے لحاظ سے دوسرے وقت میں۔ اور ہمارے لئے جلسہ سالانہ ہے جو سال کے بعد آتا ہے آج کے جلسہ پر ہم نے کہا اِیَّاکَ نَعۡبُدُ لیکن ساتھ ہی ہم نے کہا اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ آئندہ جلسہ پر اے خدا ہم تیری رحمتوں کے زیادہ وارث بننے والے ہوں بوجہ اس دعا کے جو تو نے ہمیں سکھلائی اور جو تو نے ہمارے منہ سے بار بار کہلوائی۔ ہم تجھ سے زیادہ طاقتیں حاصل کرنے کے بعد تیرے حضور زیادہ حسین قربانیاں پیش کرنے والے ہوں۔ جلسہ آیا اور جیسا کہ آپ میں سے ہر ایک کی آنکھ نے دیکھا اور دل نے محسوس کیا، بڑی برکتوں سے معمور ہو کر آیا وہ گزر گیا لیکن یہ تو ہماری ایک منزل ہے یہ ہمارے سفر کی انتہا تو نہیں ہے پھر اگلا جلسہ آئے گا لیکن میں اس وقت اگلے جلسہ کی بات کرتا ہوں۔ آج ہم اجتماعی طور پر جماعت کی طرف سے یہ دعا کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ہم نے اپنی استعداد کے مطابق اپنی قوتوں اور طاقتوں کو تیرے حضور پیش کیا اور تجھ سے وہ رحمتیں اور برکتیں حاصل کیں جن کا شمار کوئی نہیں اور جن کے متعلق جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر مومن کا دل اور ہر مومن کی آنکھ گواہی دے رہی ہے مگر اے خدا! یہاں بس نہیں کیونکہ ہم تیرے زیادہ قریب ہونا چاہتے ہیں۔ ہم تیری زیادہ برکتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہماری آج یہ دعا ہے کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ اور پھر اگلے جلسہ تک کے لئے اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ہماری دعا سے ہمیں اور دے تا کہ ہم اور زیادہ تیرے حضور پیش کر سکیں اور تیری نگاہ میں پہلے سے زیادہ برکتوں کے حصول کے حقدار بھی قرار دیئے جائیں اور انہیں حاصل بھی کریں۔ جلسے کے ساتھ ہی ہمارا وقف جدید کا سال بھی ختم ہو گیا ہے اور نیا

سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ یہ بھی ہم یاد رکھتے ہیں۔ ہمیں بھولنا نہیں چاہئے کہ ہر سال ہمارا قدم آگے ہے یہ ایک حقیقت ہے اور ہر سال ہمارا قدم آگے اس لئے ہے کہ ہم اِیَّاكَ نَعْبُدُ بھی کہتے ہیں اور اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ بھی کہتے ہیں یعنی اپنی توفیق کے مطابق کچھ پیش بھی کرتے ہیں اور خدا کے فضل سے نئی قوتیں بھی حاصل کرتے ہیں۔ اب جلسہ کی آخری تعداد جو یہاں جلسہ گاہ کے اندر گنی گئی وہ قریباً ۷۲ ہزار ہے یعنی بہتر ہزار احمدی خدا کے فضل سے جلسہ گاہ کے اندر بیٹھے تھے اور اندازہ یہ ہے کہ جلسہ گاہ جب بھر چکی تھی تو پانچ چھ ہزار جلسہ گاہ کے باہر اردگرد پھر رہے تھے۔ کچھ ہمارے کارکن جو اپنی اپنی جگہوں پر کام کر رہے تھے وہاں لاؤڈ سپیکر کی آواز چونکہ چلی گئی اس لئے وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے ویسے بھی وہ شامل ہیں کیونکہ وہ خدمت کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور جو ہماری مستورات اور بہنیں اس جلسہ میں شامل ہوئیں ان کا تو شمار نہیں ہوسکا اور نہ ہوسکتا تھا کیونکہ اتنی تھیں کہ گنتی کے لئے جو ماحول پیدا ہونا چاہئے۔ وہ نہیں ہوسکا۔

ہمارا اندازہ ہے کہ چالیس ہزار کے قریب ہوں گی کیونکہ ہر عارضی حد جو جلسہ گاہ بناتی ہے اس کو پھلانگ کر سینکڑوں گز دور تک پہنچی ہوئی تھیں اور پہاڑیوں کے اوپر چڑھی ہوئی تھی اور اردگرد کھیتوں کے اندر پھر رہی تھیں اور اُلامہ آ گیا کہ اپنی مستورات کو سنبھال لو ہمارے کھیتوں میں پھر رہی ہیں اور ہماری کھیتیاں خراب کر رہی ہیں لیکن ہمارے ہمسایہ شریف کسانوں سے شریفانہ تعلقات ہیں۔ انہوں نے ان سے تو کچھ نہیں کہا لیکن ہمارے تک یہ پیغام دیا تو اندازہ ہے کہ چالیس ہزار خواتین اور اسی ہزار مرد یقینی طور پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس سے زائد ہوں گے کم نہیں یعنی ایک لاکھ بیس ہزار کا مجمع جلسہ گاہ میں تھا۔ یہ پہلے جلسہ کی نسبت بہت زیادہ ہے اور ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے مقابل اِیَّاكَ نَعْبُدُ کو رکھا گیا ہے۔ اسی واسطے میں نے اس طرح اس حصہ سورۃ کو پڑھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ ۔ جو کچھ ہمیں اس کے عبد بننے میں ملا اس پر ہمارے دل اس کی حمد سے معمور ہیں اور ہم اس کے ممنون ہیں اور ہماری زبانیں اس کی حمد کرتے ہوئے تھکتی نہیں ہمارے گلے خشک

ہو جاتے ہیں لیکن ہمارے دل کی دھڑکنیں اور روح کی امواج خدا تعالیٰ کی حمد کر رہی ہوتی ہیں اس اتنے بڑے اجتماع کی برکتیں ہمارے دوسرے کاموں پر بھی اثر انداز ہوں گی اور ان کا ایک عکس پڑے گا روشنی پڑے گی۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقف جدید کے کام میں بھی جس کی ابتدا یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ دسمبر کو ہوتی ہے سال رواں کے مقابلہ میں آئندہ سال بہت زیادہ حصہ لے گی۔ اپنی بساط کے مطابق (بہت زیادہ کہنے کے بعد میں رک گیا تھا کہ جماعت تو پہلے ہی ہر کام میں بہت زیادہ حصہ لے رہی ہے اس واسطے میرا دماغ کھڑا ہو گیا کہ کہیں ضرورت سے زیادہ تو مطالبہ نہیں کر رہا، بہر حال خدا تعالیٰ نے زیادہ دیا ہے۔ آپ کو پتہ بھی نہیں لگے گا اور نتیجہ زیادہ نکل آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور نتیجہ اس لئے زیادہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ نے اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی ہماری آج کی دعا کو قبول کیا اس جلسہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ جس نئے نئے رنگ میں کہنے کے ہم قابل ہوئے ہیں ہم اپنی طرف سے اپنے زور سے تو اس قابل نہیں ہوئے۔ پچھلے جلسہ کے مقابل میں جو زیادتی ہے وہ ہماری کسی خوبی کا نتیجہ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے۔

ہم نے پچھلے جلسہ پر (دو سال قبل) کہا تھا۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اے خدا! اس مقام پر ہمیں کھڑے نہ رہنے دینا۔ ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ اپنی طرف سے کچھ اور دے تا کہ ہمارا قدم اگلے جلسہ کے موقع پر آگے ہی آگے بڑھا ہوا ہر ایک کو نظر آئے یعنی آپ کو بھی نظر آئے اور جو آپ کے کام کے لحاظ سے دوست اور ساتھی ہیں جو جلسہ پر آئے ہوئے تھے اور جو ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے ان کو بھی نظر آئے کہ جماعت کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

جیسا کہ میں نے جلسہ میں بھی بتایا تھا کہ تحریک جدید اس سال نامساعد حالات کے باوجود آگے نکلی۔ اگلے سال انشاء اللہ پھر آگے نکلے گی۔ یہی وقف جدید کا حال ہے۔ یہ ایک طریق ہے کہ نئے سال کا اعلان باضابطہ بھی کر دیا جاتا ہے پس میں نے اعلان کر دیا میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ بیس ہزار اس سال کی نسبت زیادہ دیں۔ میں نے یہ اعلان کیا ہے کہ

آپ کی دعا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ والی پہلے موقعوں پر جو قبول ہوئی آج بھی آپ کی دعا خدا تعالیٰ کے فضل سے قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ آپ کی طاقتوں اور استعدادوں اور قوتوں میں اضافہ کرے گا۔ اور اس اضافہ کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ آپ کی ساری زندگی سے بڑھ کر ہو گی۔ اب نصرت جہاں (ریزروفنڈ) میں جو ہم نے کام کئے ہر وقت جائزہ تو نہیں لیتے۔ کام کر رہے تھے دعائیں کر رہے تھے۔ جب نوٹ لئے تو پتہ چلا کہ خدا تعالیٰ کے فضل نے اتنی برکتیں نازل کر دیں۔ پس گننا ہمارا کام نہیں یہ بھی یاد رکھیں (اپنی اپنی طبیعت ہے اس سے منع نہیں کرتا نہ روکتا ہوں) لیکن میری اپنی طبیعت یہ ہے کہ تسبیح کے دانوں سے گھبراہٹ ہوتی ہے اور خیال آتا ہے کہ کیا میں گن کے دوں گا اور خدا سے یہ کہوں گا کہ تو مجھے محدود اور گن کے دے؟

پس ہماری کوشش محدود ہے لیکن ہم اپنی یاد میں اس کو غیر محدود بنا دیتے ہیں۔ اگر تسبیح کے دانوں کو گنیں گے تو وہ محدود ہوں گے اور آپ کے حافظہ میں بھی وہ محدود تعداد ہو گی۔ آپ نے کہا سو دفعہ ہم نے پڑھا لیکن ایک شخص کہتا ہے میں گن کر نہیں دوں گا میں تو اپنے عاجزانہ مقام سے بغیر گنے کے تجھے دوں گا اور میرا حافظہ کہے گا کہ وہ غیر محدود اور غیر معین ہے مثلاً میں ستر دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کہوں یا سات سو دفعہ کہوں یا سات ہزار دفعہ گن کر کہوں مجھے پتہ نہیں ہونا چاہئے یعنی اپنی طبیعت بتا رہا ہوں کیونکہ میری خواہش یہ ہے کہ میں خدا سے گنتی کر کے کوئی سودا نہ کروں بلکہ حافظے کے لحاظ سے انسان کی ہر کوشش محدود ہے لیکن اس کا حافظہ بھی محدود ہے میں غیر محدود اس کے حضور پیش کروں اور اس سے کہوں کہ تو اپنے فضل کے لحاظ سے اور اپنے مقام الوہیت کے لحاظ سے اور ''اللہ'' کے مقام کے لحاظ سے مجھے غیر محدود دے۔ پس ہم گنا نہیں کرتے۔ میں تو بالکل نہیں گنتا اور بغیر گننے کے جماعت آگے بڑھ رہی ہے جیسے کہ نوٹ تیار ہوتے ہیں مختلف مواقع پر کچھ کہنا ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی کچھ نعمتیں شمار ہو جاتی ہیں اور ایک حد تک ہمارے سامنے آ جاتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم اس کے فضلوں کو شمار نہیں کر سکتے۔ بے حد و بے حساب اس کی نعمتیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں۔ ایک مخلوق ہونے کے لحاظ سے بھی جس میں پتھر بھی شامل ہیں۔

ایک جاندار ہونے کے لحاظ سے بھی جن میں بکرا اور اونٹ بھی شامل ہے اور ایک انسان ہونے کی حیثیت میں بھی جس پر پہلے رحیمیت کے جلوے اور پھر مالکیت کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا کہ میری نعمتوں کو تم گن نہیں سکتے اور یہ بڑے بڑے حساب دان اور سائنس دان اور سائنس میں بہت آگے نکلے ہوئے، کمپیوٹر بنانے والے ان کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو سارے انسانوں پر نہیں کسی ایک انسان پر جو ہوئی ہیں۔ ان کو گن کے دکھاؤ گن ہی نہیں سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ کو اس طرح نہیں پیش کیا۔ آپ نے کہا ساری دنیا قیامت تک رائی کے ایک دانہ کی صفات معلوم کرتی رہے۔ اس کی صفات ختم نہیں ہوں گی یعنی رائی کے ایک دانے، سونف کے ایک دانے، گندم کے ایک دانے، چاول کے ایک دانے کے اندر خدا تعالیٰ کے جلووں نے جو صفات پیدا کی ہیں وہ بھی شمار میں نہیں آسکتیں۔ ایک وقت میں سائنسدان کہتا ہے جو کچھ تھا ہم نے پالیا۔ اگلی نسل میں ایک اور سائنسدان پیدا ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے اس نے غلط کہا تھا اس مخلوق کی اور بہت سی صفات ہم نے دریافت کی ہیں یہ دونوں طرح ہے ایک تو زمانہ ماضی کے جلووں کی تاثیریں دوسرے یہ کہ تازہ بہ تازہ نو بہ نو جلوے اللہ تعالیٰ کی صفات کے ہر چیز پر ظاہر ہو رہے ہیں اور ان کی صفات بڑھ رہی ہیں۔ بہرحال خدا کا بڑا فضل ہے اور اس کی وجہ سے اِيَّاكَ نَعْبُدُ (یعنی یہ حصہ) کہ تو نے ہمیں دیا جو ہم نے تیرے حضور پیش کر دیا اپنی بساط کے مطابق اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ ”گھر سے تو کچھ نہ لائے“ جو ہم نے دیا وہ بھی ہمارا نہیں ہے وہ بھی تیرا ہے اور وہ ہے بے شمار۔ ہم محدود ہونے کے لحاظ سے اور کمزور ہونے کے لحاظ سے اس سے کچھ دیتے ہیں لیکن یہ ہمیں احساس ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حمد کے ہم مستحق نہیں حمد کا اے ہمارے رب! تو ہی مستحق ہے اور صرف تو ہی مستحق ہے۔

پس دعائیں کرو جو کچھ خدا نے دیا اس پر بس نہ کرو اور تسلی نہ پکڑو۔ بلکہ اپنے رب کریم سے کہو کہ اے ہمارے رب! ہمیں اور دے تا کہ تیری نعمتوں کو ہم پہلے سے زیادہ حاصل کر سکیں ہمیں اور دے ہر قدم پر نمازوں کے درمیان ہمیں اور دے۔ ہر جمعہ جمعہ کے درمیان ہمیں اَور

دے۔ سال سال کے بعد ہمیں اور دے یہاں تک کہ ہم اس امتحان کی دنیا سے نکال کر اس دنیا میں داخل ہو جائیں جہاں تیری حمد کے جلوے تو ہمارے دلوں میں موجود ہوں گے لیکن وہ دارامتحان نہیں ہوگا۔ امتحان کا تصور یہ ہے کہ پاس ہونے کا بھی امکان ہے اور فیل ہونے کا بھی امکان ہے لیکن دوسری زندگی میں ترقیات کے امکانات تو ہیں لیکن ناکامی کا کوئی امکان نہیں اس لئے ہم اسے دارالابتلاء یا امتحان کی دنیا نہیں کہہ سکتے وہاں بھی ترقیات ہوں گی۔

بہرحال ایک سال گزرا خدا کے فضل سے اور اس کی رحمتوں سے نزول بارش کی طرح اس کی نعمتوں کے نزول کے ہم نے نظارے دیکھے۔ ہمارے دل اس کی حمد سے لبریز ہیں اور ہم نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکتے اور کہتے ہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ تو نے ہمارے دل میں جو آگے ہی آگے بڑھنے کی خواہش پیدا کی ہے۔ اس کے لئے تو نے ہمیں یہ دعا سکھائی اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہم تجھ سے عاجزانہ دعا کرتے ہیں۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اے ہمارے خدا! تو ہماری دعا کو قبول کر اور کسی منزل کو ہماری اس دنیوی زندگی میں ہماری آخری منزل نہ بنا دے۔ ہماری آخری منزل تو موت کا دن ہے جب اس دنیا سے ہم دوسری دنیا میں داخل ہو جائیں گے۔ جب پردہ نہیں رہے گا کیونکہ تیرے جلوے ظاہر ہو کر، منور ہو کر، روشن ہو کر اور حجابات سے مبّرا ہو کر ہمارے سامنے آئیں گے۔ اس وقت تک تو ہماری طاقتوں میں اضافہ کرتا چلا جا اور اپنے فضلوں میں جو ہم پر تیری طرف سے نازل ہوں اضافہ کرتا چلا جا۔ ہر دن جو ہم پر چڑھے پہلے دن سے زیادہ مبارک ہو۔ ہر جمعہ جو ہماری زندگیوں میں آئے اس میں ہمیں پہلے جمعہ سے زیادہ رحمتوں کے سمیٹنے کی توفیق ملے اور ہر جلسہ جو پہلے جلسہ کے بعد آئے اس میں ہم تیرے فضلوں اور تیری رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ دیکھنے والے ہوں۔

اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی ایک بنیاد بھی قائم ہو رہی ہو کہ مزید طاقتیں ملیں گی مزید قربانیوں کی توفیق ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کے پہلے سے بھی بڑھ کر فضل نازل ہوں گے اور رحمتیں نازل ہوں گی سب کچھ اسی کی منشاء اور اسی کے حکم سے ہوسکتا ہے۔ ہم عاجز بندے عاجزانہ اسی کے حضور جھکتے اور ہمارے دل کی گہرائیوں سے نکلتا ہے اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول کرے۔‘‘

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا۔

ایک اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں جمعہ کے روز بہت سے دوستوں کی سہولت کے مدنظر میں خطبہ اور نماز کے علاوہ کسی اور کام کے لئے اپنے بھائیوں کو مسجد میں روکے نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ کوئی بہت ضروری بات ہو اس لئے جمعہ کے دن میں نماز کے بعد نکاحوں کا اعلان نہیں کرتا۔ چونکہ آج ایسا جمعہ ہے کہ ضرورت حقہ کی وجہ سے ہم نے نمازیں جمع کرنی ہیں اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو نکاحوں کے اعلانات ہونے ہیں (بہت سے فارم نکاح کے اعلان کے لئے دفتر میں آئے ہوئے ہیں) ان نکاحوں کا اعلان میں گھڑی کے وقت کے مطابق چار بجے مسجد مبارک میں کروں گا جن دوستوں کی یہ خواہش تھی کہ اس موقع پر ان کے بچوں اور عزیزوں کے نکاح کا اعلان کر دیا جائے۔ وہ چار بجے مسجد مبارک میں جمع ہو جائیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کی توفیق سے ہم بہت سی شادی کی خوشیاں بھی دیکھ لیں گے۔ اب میں نمازیں جمع کروں گا اور پھر جو دوسرے کام ہیں ان کی طرف توجہ دینی ہے۔ چار بجے انشاء اللہ مسجد مبارک میں نکاحوں کا اعلان ہو گا۔ چالیس سے زائد نکاح ہیں۔ اس لئے بہت سے دوست اکٹھے ہو جائیں گے (ماشاء اللہ) اور بڑی دعائیں بھی ان رشتوں کے لئے مل جائیں گی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶؍جنوری ۱۹۷۳ء صفحہ ۲ تا ۵)

❁❁❁